سب ڈویژنل آفیسر (پی)، یو ایچ بی وی این ایل

بنام

دھرم پال

15 نومبر 2006

(اریجیت پی/ کییت اور لوکیشور سنگھ پنٹا، جسٹس صاحبان)

بجلی کی فراہمی ایکٹ، 1910:

دفعہ۔26(6)--الیکٹریکل انسپکٹر کا حوالہ-بجلی کے میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ-طلب کی گئی رقم جو بظاہر توانائی کے اصل استعمال کے طور پر کی جا رہی ہے-منعقد، میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ دفعہ 26 (6)—— کے تحت نہیں آتا ہے_ لہذا، حوالہ جات کے لحاظ سے۔دفعہ 26(6) طلب نہیں کیا گیا کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986۔

اپیل کنندہ کے معائنہ کرنے والے عملے نے پایا کہ مدعا علیہ کی فیکٹری کے احاطے میں نصب بجلی کے میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی تھی، اور اس لیے 1,07,326 روپے کا مطالبہ کیا-توانائی کے حقیقی استعمال کے لیے قابل ادائیگی چارجز ہونے کے لیے۔مدعا علیہ نے ضلع کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل فورم کے سامنے شکایت درج کرائی اور التجا کی کہ الیکٹریکل انسپکٹر کو حوالہ دفعہ 26(6) بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910 کے تحت رجوع کیا جانا چاہئے۔ڈسٹرکٹ فورم نے قرار دیا کہ مطالبہ غیر قانونی تھا اور اس کے بجائے رجوع زیر دفعہ 26(6) ایکٹ کے تحت کرنا چاہئے۔اپیل کنندہ کی اپیل کو ریاستی صارفین کے تنازعات کے ازالے کے کمیشن نے مسترد کر دیا تھا اور اسی طرح قومی صارفین کے تنازعات کے ازالے

کے کمیشن نے اس پر نظر ثانی کی تھی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل میں یہ دلیل دی گئی کہ چھیڑ چھاڑ کے معاملے میں الیکٹریکل انسپکٹر کے حوالے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ 26(6).

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: اس عدالت نے واضح طور پر فیصلہ دیا ہے کہ میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا معاملہ بجلی کی فراہمی کے قانون 1910 کی دفعہ 26(6) کے تحت نہیں آتا۔ معاملے کے اس تناظر میں، ضلعی فورم، ریاستی کمیشن اور قومی کمیشن کا یہ مؤقف جائز نہیں تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 26(6) کے لحاظ سے حوالہ طلب کیا گیا تھا۔ ان حکام کی طرف سے جاری کردہ احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ (1183-الف۔ب)

ایم پی الیکٹرسٹی بورڈ بنام بسنتی بائی، (1988) 1 ایس سی سی 23؛ بمبئی الیکٹرسٹی سپلائی اور ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ بنام لافانس (انڈیا) (پی) لمیٹڈ اور دیگران۔ (2005) 4 ایس سی سی 327؛ اسٹیٹ آف ڈبلیو بی اور دیگران بنام روپا آئس فیکٹری (پی) لمیٹڈ اور دیگران، (2004) 10 ایس سی سی 635؛ بیلوال اسپننگ ملز لمیٹڈ اور دیگران بنام یو۔ پی۔ اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ اور دیگران، (1997) 6 ایس سی سی 740؛ اور جے ایم ڈی ایلائز لمیٹڈ بنام بہار ریاستی بجلی بورڈ، (2003) 5 ایس سی سی 226، پر انحصار کیا۔

ایم پی ای بی دیگران بنام محترمہ۔ بسنتی بائی، اے آئی آر (1988) ایس سی 71، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 4979۔

2004 کے نظر ثانی درخواست نمبر 487 میں نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن، نئی دہلی کے آخری فیصلے اور آرڈر سے۔

اپیل کنندہ کے لیے نیرج کمار جین، بھرت سنگھ، سنجے سنگھ، وکرانت ہوڈا اور اگر اشنکر پرساد۔
جواب دہندہ کی طرف سے ڈاکٹر رمیش کے ہریتاش، دھرم سنگھ اور ڈاکٹر کیلاش چند۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
ارجیت پسیات، جسٹس اجازت دی گئی۔

اس اپیل میں چیلنج نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن، نئی دہلی (مختصر طور پر 'کمیشن') کے ذریعے منظور کردہ حکم کو ہے۔ اعتراض شدہ حکم نامے کے ذریعے، کمیشن نے کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 21 کے تحت دائر نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کر دیا۔

مختصر طور پر پس منظر کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

مدعا علیہ بجلی کا صارف ہے اور اپیل کنندہ نے اپنی فیکٹری کے احاطے میں ایک میٹر نصب کیا تھا۔ 04.07.2000 پر معائنہ کیا گیا۔ معائنہ کرنے والے عملے نے پایا کہ میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی تھی اور اس لیے 1,07,326 روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ توانائی کے حقیقی استعمال کے لیے قابل ادائیگی چارجز ہونے کا دعوی کیا گیا تھا۔ اس مطالبے پر سوال اٹھاتے ہوئے، ڈسٹرکٹ کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل فورم، جمنا نگر، جگدھیری، ہریانہ (مختصر طور پر 'ڈسٹرکٹ فورم') کے سامنے شکایت درج کرائی

گئی۔

مدعا علیہ کا بطور مستغیث بنیادی موقف یہ تھا کہ معائنہ سے پہلے، 02.07.2000 پر اس کی فیکٹری کے احاطے میں نصب سی ٹی باکس میں چنگاری تھی اور مستغیث نے فوری طور پر اپیل کنندہ کو مطلع کیا اور عیب کی اصلاح کی درخواست کی۔ مستغیث نے اس سلسلے میں محکمہ کو 2.7.2000 کا خط بھی دیا تھا اور چونکہ میٹر ناقص تھا اس لیے اپیل کنندہ کو میٹر کو درست کرنا چاہیے تھا۔ ایسا کرنے کے بجائے، میٹر کے ساتھ مبینہ چھیڑ چھاڑ کا مطالبہ کیا گیا۔ معائنہ رپورٹ کے حوالے سے یہ بتایا گیا کہ مہریں برقرار پائی گئیں اور اس لیے چھیڑ چھاڑ کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ لہذا، یہ التجاء کی گئی کہ بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 26(6) کے لحاظ سے کارروائی کے لیے الیکٹریکل انسپکٹر کو حوالہ دیا جائے۔ مزید کہا گیا کہ مطالبہ اٹھانے سے پہلے اطلاع دیا جانا تھا۔ یہ فطری انصاف کے اصول اور قانونی نسخوں کے مطابق بتایا گیا تھا۔ مذکورہ استدعا کو موجودہ اپیل کنندہ نے یہ موقف اختیار کرتے ہوئے مسترد کر دیا کہ چھیڑ چھاڑ کی صورت میں الیکٹریکل انسپکٹر کے حوالے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ فورم نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر شکایت میں مواد پایا اور کہا کہ مطالبہ غیر قانونی تھا اور اس کے بجائے حوالہ ایکٹ کی دفعہ 26(6) کے لحاظ سے دیا جانا چاہیے تھا۔

یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے ریاستی صارفین کے تنازعات کے ازالے کے کمیشن، چندی گڑھ (مختصر طور پر 'ریاستی کمیشن') کے سامنے ایک اپیل دائر کی گئی تھی۔ ایکٹ کے دفعہ 15 کے تحت اپیل کو ریاستی کمیشن نے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا تھا کہ ڈسٹرکٹ فورم کی طرف سے دی گئی ہدایت ترتیب میں تھی اور ایکٹ کے دفعہ 26(6) کے لحاظ سے کارروائی کی ضرورت تھی۔ کمیشن کے سامنے ایک نظر ثانی دائر کی گئی تھی جسے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ فورم کی طرف سے مناسب ہدایت دی گئی ہے جسے ریاستی کمیشن نے برقرار رکھا تھا۔

اپیل کی حمایت میں، اپیل کنندہ کے وکیل نے پیش کیا کہ چھیڑ چھاڑ کی صورت میں دفعہ 26 (6) کے لحاظ سے الیکٹریکل انسپکٹر کے حوالے کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اطلاع صرف اس صورت میں دیا جانا چاہیے جب اٹھائے گئے مطالبے کی ادائیگی میں نقص ہو اور اس نوعیت کے معاملات میں کسی اطلاع کی ضرورت نہیں ہے۔

دوسری طرف مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے کہا کہ یہ چھیڑ چھاڑ کا معاملہ نہیں ہے۔ مدعا علیہ نے معائنہ سے دو دن پہلے حکام سے میٹر کی تصدیق کرنے کی درخواست کی تھی کیونکہ وہ عیب دار تھا۔ میٹر کو درست کرنے کے بجائے، اور دفعہ 26 (6) کے تحت الیکٹریکل انسپکٹر کو حوالہ دینے کے بجائے، من مانی طور پر مطالبہ اٹھایا گیا ہے۔ مطالبہ اٹھانے سے پہلے مدعا علیہ کو کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا جو فطری انصاف کے اصول کی واضح خلاف ورزی ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کو مطالبہ اٹھائے جانے سے پہلے اپنا موقف پیش کرنے کے موقع سے انکار کر دیا گیا تھا، اس لیے اسے فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی کے طور پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

اس سوال پر کہ ایکٹ کی دفعہ 26 (6) کے لحاظ سے کارروائی کب کی جانی ہے، اس عدالت نے بہت سے معاملات میں غور کیا ہے۔ (بمبئی الیکٹرسٹی سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ انڈرٹیکنگ بنام لافانس (انڈیا) (پی) لمیٹڈ اور دیگران، (2005) 4 5 ایس سی سی 327 دیکھیں۔ ایکٹ کے دفعہ 26 (6) اور بھارتیہ الیکٹرسٹی رولز، 1956 کے رول 57 (مختصر طور پر 'الیکٹرسٹی رولز') مندرجہ ذیل ہیں:

"5۔ بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910 کے دفعہ 26 اور بھارتیہ الیکٹرسٹی رولز کے رول 57 کے متعلقہ حصے، جو اس فیصلے کے مقصد سے متعلقہ ہیں، ذیل میں پیش کیے گئے ہیں:-

بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910

"26۔ میٹرس :(1)اس کے برعکس معاہدے کی عدم موجودگی میں، کسی صارف کوفراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار یا سپلائی میں موجود برقی مقدار کا پتہ ایک درست میٹر کے ذریعے لگایا جائے گا، اور لائسنس یافتہ، اگر صارف کو ضرورت ہوتو، صارف کو اس طرح کا میٹر فراہم کرائے گا:

بشرطیکہ لائسنس یافتہ صارف سے مطالبہ کرسکتا ہے کہ وہ اسے ایک میٹر کی قیمت کے لیے ضمانت دے اور اس کے کرائے کے لیے معاہدہ کرے، جب تک کہ صارف میٹر خریدنے کا انتخاب نہ کرے۔

XXXXXXXXX(2)

XXXXXXXXX(3)

(4) لائسنس یافتہ یا لائسنس یافتہ کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز کوئی بھی شخص، کسی بھی معقول وقت پر اور صارف کو اپنے ارادے سے آگاہ کرنے پر، اس تک رسائی حاصل کرے گا، اور اسے معائنہ اور جانچ کرنے کی آزادی ہوگی، اور اس مقصد کے لیے، اگر وہ مناسب سمجھے تو، ذیلی دفعہ (1) میں مذکور کسی بھی میٹر کو اتار دے گا اور ہٹا دے گا؛ اور، سوائے اس کے کہ جہاں میٹر کو اس طرح رکھا گیا ہے، اس طرح کے معائنہ، جانچ، اتارنے اور ہٹانے کے تمام معقول اخراجات، اگر میٹر درست سے مختلف پایا جاتا ہے، تو صارف سے وصول کیے جائیں گے؛ اور، جہاں کوئی فرق یا تنازعہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح کے معقول اخراجات کی رقم کے حوالے سے، معاملہ الیکٹریکل انسپکٹر کے پاس بھیجا جائے گا، اور ایسے انسپکٹر کا فیصلہ حتمی ہوگا:

بشرطیکہ لائسنس یافتہ کو اس طرح کے کسی میٹر کو اتارنے یا ہٹانے کی آزادی نہیں ہوگی اگر ذیلی دفعہ (6) میں بیان کردہ نوعیت کا کوئی فرق یا تنازعہ پیدا ہوا ہے جب تک کہ اس معاملے کا تعین نہ ہو جائے جیسا کہ اس میں فراہم کیا گیا ہے۔

XXXXXXXXX(5)

(6) جہاں اس بارے میں کوئی اختلاف یا تنازعہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ذیلی دفعہ (1) میں مذکور کوئی میٹر درست ہے یا نہیں، اس معاملے کا فیصلہ کسی بھی فریق کی درخواست پر الیکٹریکل انسپکٹر کے ذریعے کیا جائے گا۔ اور جہاں ایسے انسپکٹر کی رائے میں میٹر درست نہیں رہا ہے، وہاں ایسا انسپکٹر اس وقت کے دوران صارف کو فراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار یا سپلائی میں موجود بجلی کی مقدار کا تخمینہ لگائے گا، جو چھ ماہ سے زیادہ نہیں ہے، جیسا کہ ایسے انسپکٹر کی رائے میں میٹر درست نہیں رہا ہے۔ لیکن مذکورہ بالا کے علاوہ، دھوکہ دہی کی عدم موجودگی میں میٹر کا رجسٹر ہوگا۔ اس طرح کی رقم یا مقدار کا حتمی ثبوت ہو:

بشرطیکہ اس سے پہلے کہ کوئی لائسنس یافتہ یا صارف اس ذیلی دفعہ کے تحت الیکٹریکل انسپکٹر کو درخواست دے، وہ دوسرے فریق کو اپنے ارادے کا کم از کم سات دن کا نوٹس دے گا۔

XXXXXXXXX(7)

وضاحت - ایک میٹر کو "درست" سمجھا جائے گا اگر وہ سپلائی کی گئی توانائی کی مقدار، یا سپلائی میں موجود برقی مقدار کو غلطی کی مقررہ حدود کے اندر درج کرتا ہے، اور ذیلی دفعہ (7) میں مذکور زیادہ سے زیادہ طلب ظاہر کرنے والا آلات کو "درست" سمجھا جائے گا اگر وہ ایسی شرائط کی تعمیل کرتا ہے جو اس طرح کے کسی اشارے یا دوسرے آلات کے معاملے میں مقرر کی جا سکتی ہیں۔

بھارتیہ الیکٹرسٹی رولز، 1956

"57۔ صارفین کے احاطے میں میٹر، زیادہ سے زیادہ مانگ کے اشارے اور دیگر آلات۔

(1) دفعہ 26 کے مطابق صارف کے احاطے پر رکھا گیا کوئی بھی میٹر یا زیادہ سے زیادہ طلب ظاہر کرنے والا یا دیگر سامان مناسب صلاحیت کا ہوگا اور اسے درست سمجھا جائے گا اگر اس کی غلطی کی حدود متعلقہ بھارتیہ معیاری تصریحیں میں بیان کردہ حدود کے اندر ہوں اور جہاں ایسی کوئی تصریح باہر نہیں نکلتی ہے، غلطی کی حدود 3 فیصد سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں، مکمل بوجھ کے دسواں حصہ سے زیادہ اور مکمل بوجھ تک تمام بوجھ پر مطلق درستگی سے اوپر یا نیچے:

بشرطیکہ اضافی ہائی وولٹیج صارفین کے لیے حد یا غلطی + 1 فیصد ہوگی۔

(2) کوئی میٹر بغیر کسی بوجھ کے رجسٹر نہیں ہوگا۔

(3) ہر فراہم کنندہ مناسب حالت میں ایسا مناسب سامان فراہم کرے گا اور اسے برقرار رکھے گا جو انسپکٹر کے ذریعہ توانائی کی فراہمی کے سلسلے میں استعمال ہونے والے یا استعمال کرنے کے ارادے والے میٹر کی جانچ، جانچ اور ضابطہ بندی کے لیے مقرر یا منظور کیا جائے:

بشرطیکہ فراہم کنندہ انسپکٹر کی منظوری سے اور اگر انسپکٹر کی ضرورت ہو تو مذکورہ مقصد کے لیے کسی دوسرے فراہم کنندہ کے ساتھ مشترکہ انتظام کرے گا۔

(4) ہر فراہم کنندہ صارفین کے احاطے میں ان کی پہلی تنصیب سے پہلے اور اس طرح کے دیگر وقفوں پر فراہم کردہ توانائی کی مقدار کا پتہ لگانے کے لیے تمام میٹر، زیادہ سے زیادہ مانگ کے اشارے اور دیگر آلات کی جانچ، جانچ اور ان منضبط کرنا کرے گا جو اس سلسلے میں ریاستی حکومت کی طرف سے ہدایت کی جاسکتی ہے۔

(5) ہر فراہم کنندہ میٹر کا ایک رجسٹر برقرار رکھے گا جس میں آخری جانچ کی تاریخ، جانچ کے وقت ریکارڈ کی گئی غلطی، ایڈجسٹمنٹ اور فائنل ٹیسٹ کے بعد درستگی کی حد، نصب کی تاریخ، واپسی، دوبارہ نصب کرنے وغیرہ کو دکھایا جائے گا۔ انسپکٹر یا اس کے مجاز نمائندے کے معائنے کے لیے۔

(6) جہاں فراہم شدہ میٹر کی جانچ، جانچ اور ان منضبط کرنا کرنے اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کا ریکارڈ رکھنے میں ناکام رہا ہے، انسپکٹر ایسے میٹر کی جانچ کر سکتا ہے اور اگر وہ عیب دار پائے جاتے ہیں تو میٹر کے مالک کی قیمت پر انہیں سیل کر سکتا ہے۔

6۔ مذکورہ بالا دفعات اس عدالت کی طرف سے تین مقدمات میں زیر غور موضوع رہی ہیں جو ہمارے نوٹس میں لائے گئے ہیں۔ وہ ہیں ایم پی الیکٹرسٹی بورڈ بنام بسنت بائی، (1988) 1 ایس سی سی 23، بیلوال اسپننگ ملز لمیٹڈ اور دیگران بنام یو پی اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ اور دیگران، (1997) 6 ایس سی سی 740 اور جے ایم ڈی ایلائز لمیٹڈ بنام بہار ریاستی بجلی بورڈ، (2003) 5 ایس سی سی 226۔ مقدمات میں سے پہلا اور آخری تین فاضل ججوں کے فیصلے ہوتے ہیں اور دوسرا دو فاضل ججوں کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ہم نے تینوں فیصلوں پر غور کیا ہے اور ہم ان معاملات میں لیے گئے قانون کے نقطہ نظر سے پوری طرح متفق ہیں۔ خاص طور پر، بیلوال اسپننگ ملز کے معاملے میں، اس عدالت نے توضیع 26 کی دفعات، خاص طور پر اس کی ذیلی توضیع (6) کی بہت سی تفصیلات پر غور کیا ہے، جس میں قانون سازی کے ارادے اور مقصد کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے جو ذیلی توضیع (6) کو 1959 کے ایکٹ 32 کے ذریعے اس کی موجودہ شکل میں سابقہ شق کے مقابلے میں تبدیل کر کے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ہم ان معاملات میں درج کردہ قانون کے متعلقہ نتائج کا حوالہ دیں گے۔ تاہم، شروع میں ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (6) کا اطلاق صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب میٹر درست نہ ہو۔ دفعہ 26 (6) کا کوئی اطلاق نہیں ہوگا (i) اگر صارف نے لائسنس یافتہ کے ساتھ دھوکہ دہی کی ہے اور اس طرح اس کی ریکارڈنگ کو روکنے یا اس سے بچنے کے لیے غیر قانونی طور پر توانائی کی فراہمی نکالی ہے، یا

(ii) کسی چال یا آلہ کا سہارا لیا ہے جس کے ذریعے بھی صارف کے ذریعے میٹر کے ذریعے ریکارڈ کیے بغیر بجلی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ درحقیقت مؤخرالذکر درجے کے مقدمات بھی دھوکہ دہی میں سے ایک ہوں گے۔ میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا یا سپلائی لائن میں ہیرا پھیری کرنا یا میٹر کی باڈی سیل کو توڑنا جس کے نتیجے میں صارفین کو توضیع کی جانے والی توانائی کی مقدار یا سپلائی میں موجود برقی مقدار کا اندراج نہ ہونا - وہ معاملات ہیں جو بسنت بائی (اوپر) کے معاملے میں دفعہ 26 (6) کے تحت نہیں آتے تھے، جبکہ یہ شق میٹر کے کسی عیب کی وجہ سے ناقص ہونے اور برقی توانائی کی اصل استعمال کو درج نہ کرنے کی صورت میں لاگو ہوتی تھی۔ جے ایم ڈی ایلائز لمیٹڈ (اوپر) کے معاملے میں بھی ایسا ہی نظریہ لیا گیا ہے۔

.7 درست میٹر کیا ہے؟ دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (6) کی زبان اس سے شروع ہوتی ہے- "جہاں کوئی فرق یا تنازعہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ذیلی دفعہ (1) میں مذکور کوئی میٹر درست ہے یا نہیں۔ "لفظ "درست" کے لغت کے معنی یہ ہیں: کسی منظور شدہ یا روایتی معیار پر عمل پیرا ہونا یا اس کے مطابق ہونا؛ حقیقت کے مطابق ہونا یا اس سے اتفاق کرنا؛ درست۔

8۔ اس بارے میں کہ "درست" میٹر کیا ہوگا، ایکٹ اور بھارتیہ الیکٹرسٹی رولز، 1956 میں ایکٹ کے دفعہ 26 کے ذیلی دفعہ (7) کے آخر میں دی گئی وضاحت اور رول 57 کے ذیلی قوانین (1) اور (2) میں کافی اشارے ہیں، جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ جہاں میٹر کسی خرابی یا جلنے کی وجہ سے مکمل طور پر غیر فعال ہے، وہ توانائی کی فراہمی کو بالکل بھی رجسٹر نہیں کرے گا۔ چونکہ ایک جلی ہوئی میٹر توانائی کی فراہمی کو ریکارڈ نہیں کرتا ہے، اس کا عملی مطلب " کوئی میٹر نہیں " ہے۔

9۔ دفعہ 26 (6) کے ذریعہ جس چیز پر غور کیا گیا ہے وہ ایک چالو میٹر ہے، لیکن جو کسی تکنیکی خرابی کی وجہ سے فراہم کردہ توانائی کی مقدار یا سپلائی میں موجود برقی مقدار کو غلطی کی مقررہ حدود سے باہر درج کرتا ہے۔ یہ ایک ایسے میٹر پر غور کرتا ہے جو یا تو سست یا تیز چل رہا ہے جس کے نتیجے میں یہ فراہم کردہ توانائی کی صحیح مقدار کو درج نہیں کرتا ہے۔ اس طرح کے نتیجے پر پہنچنے کی ایک اضافی وجہ ہے۔ دفعہ

26(6) الیکٹریکل انسپکٹر کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ صارفین کو فراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار یا سپلائی میں موجود بجلی کی مقدار کا اندازہ لگائیں، ایسے وقت کے دوران، جو چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو، کیونکہ ایسے انسپکٹر کی رائے میں میٹر درست نہیں ہوگا۔ جہاں میٹر سست یا تیز چل رہا ہے، الیکٹریکل انسپکٹر کے لیے سپلائی کو ریکارڈ کرنے میں غلطی کی حد یا فیصد کا تعین کر کے صارفین کو فراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار کا اندازہ لگانا ممکن ہوگا، چاہے وہ پلس ہو یا مائنس۔ تاہم، جہاں میٹر جل گیا ہے یا مکمل طور پر غیر فعال ہے، اس طرح کی مشق بالکل ممکن نہیں ہے۔ لہذا، دفعہ 26(6) کا اس صورت میں کوئی اطلاق نہیں ہوسکتا جہاں میٹر کسی بھی وجہ سے مکمل طور پر غیر فعال ہوگیا ہو۔

ریاست ڈبلیو بی اور دیگران بنام روپا آئس فیکٹری (پی) لمیٹڈ اور دیگران۔ (2004)10 ایس سی سی 635 کا مشاہدہ اس طرح کیا گیا:

"5۔ جہاں تک دوسرے دعوے کا تعلق ہے، یعنی دسمبر 1993 سے دسمبر 1995 تک کی مدت کے دعوے کے حوالے سے، عدالت عالیہ کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک ویجیلنس اسکواڈ نے پایا تھا کہ مدعا علیہ 1 نے میٹر سرکٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے براہ راست ٹرانسفارمر سے ایل ٹی ڈسٹری بیوشن بورڈ تک برقی توانائی کا استعمال کیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں نہیں معلوم کہ عدالت عالیہ الیکٹرسٹی ایکٹ کی دفعہ 26 کا اشتہار کیوں دے گی اور دفعہ 26(6) کے تحت فیصلے کے لیے الیکٹریکل انسپکٹر کو براہ راست حوالہ کیوں دے گی۔ ایم پی الیکٹرسٹی بورڈ بنام بسانی بائی اور جے ایم ڈی ایلائز لمیٹڈ بنام ایم پی بہار ایس ای بی نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ چھیڑ چھاڑ یا چوری یا بجلی کی چوری کے معاملات میں اٹھایا گیا مطالبہ بجلی ایکٹ کی دفعہ 26 کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ اگر ایسا ہے تو، نہ تو بجلی ایکٹ کی دفعہ 26 میں مذکور حد کی مدت اور نہ ہی استعمال شدہ بجلی کی طلب بڑھانے کا طریقہ کار بالکل پیدا ہوگا، اس معاملے کے پیش نظر، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم کا وہ حصہ، جس میں ہدایت دی گئی ہے کہ الیکٹریکل انسپکٹر کا حوالہ ہونا چاہیے، الگ ہو جائے گا۔ دیگر معاملات میں عدالت عالیہ کا حکم غیر متزلزل رہے گا۔ اسی کے مطابق اپیل کی اجازت

ہے۔"

اگرچہ جواب دہندہ کے لیے علمی فیصلے پر مضبوط انحصار رکھا گیا تھا۔ایم پی ای بی اور دیگران بنام محترمہ بسنتی بائی، اے آئی آر (1988) ایس سی 71 مزید خاص طور پر، اس کے پیراگراف 13 کو محض پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا تعلق چھیڑ چھاڑ کے معاملے سے نہیں تھا زائد اس لیے اس کا موجودہ معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔

پوزیشن سے بالاتر، ڈسٹرکٹ فورم، ریاستی کمیشن اور کمیشن کا یہ مؤقف جائز نہیں تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 26 (6) کے لحاظ سے حوالہ طلب کیا گیا تھا۔ان حکام کی طرف سے جاری کردہ احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے لیکن اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

آر پی　　　　　　اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document